بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳۰ صفر ۱۳۹۱ھ، ۲۷ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۲۷ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۹۵

105

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ر شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب ۔ قریشی ۲۵ر شہادت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

" اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طبیعت اچھی ہے لیکن کسی کسی وقت ضعف کی تکلیف ہو جاتی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں "

ربوہ ۲۶ر شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بہتر ہے الحمد للہ ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو ہر طرح صحت اور عافیت سے رکھے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین.

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز ی ایم اے، پی ایچ ڈی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو بتاریخ ۲۰ر اپریل ۱۹۷۱ء دو بچوں کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام امتہ الودود رکھا ہے نومولودہ محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی پوتی اور محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر جامعہ احمدیہ کی نواسی ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کیساتھ عمر دراز عطا کرے ، دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال فرمائے اور اسے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین۔

دُعائے خاص کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے محترمہ صاحبزادی امتہ الحمید بیگم صاحبہ بیگم محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کا ۲۶ر اپریل پیر کے روز راولپنڈی میں پتہ کا آپریشن ہونا تھا اور آپریشن محترم کرنل محمود الحسن صاحب نے کرنا تھا تازہ اطلاع کے مطابق یہ آپریشن بعض وجوہ کی بناء پر کچھ دنوں کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ احباب جماعت ان ایام میں درد والحاح سے دُعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کامیاب فرمائے اور بعد میں بھی کوئی پیچیدگی نہ پیدا ہو ۔ مولا کریم صحت کاملہ و عاجلہ اور فضلوں اور برکتوں والی عمر دراز سے نوازے آمین ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

دُعا کرانے والے کیلئے آداب اور طریق ہیں جن کی پابندی ضروری ہے

جب تک دعا کرنیوالے کا قلق دُعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے دُعا کچھ اثر نہیں کرتی

" بعض لوگ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ میرے لئے دعا کرو ۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے ۔ عنایت علی نے دعا کی ضرورت سمجھی اور خواجہ علی کو بھیج دیا کہ آپ جا کر دُعا کرائیں ۔ کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک دُعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دُعا کارگر نہیں ہو سکتی ۔ مریض اگر طبیب کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا ۔ ممکن نہیں کہ فائدہ اُٹھا سکے ۔ جیسے مریض کو ضروری ہے کہ استقامت اور استقلال کے ساتھ طبیب کی رائے پر چلے تو فائدہ اٹھائے گا ۔ ایسے ہی دُعا کرانے والے کیلئے آداب اور طریق ہیں ۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے کسی نے دُعا کی خواہش کی ۔ بزرگ نے فرمایا کہ دودھ چاول لاؤ ۔ وہ شخص حیران ہُوا ۔ آخر وہ لایا ۔ بزرگ نے دُعا کی اور اس شخص کا کام ہو گیا ۔ آخر اسے بتلایا گیا کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا ۔ ایسا ہی باوا فرید صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہُوا اور وہ دُعا کے لئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دوکان سے مل گیا ۔

ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دُعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو متاثر نہیں ہوتی ۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دُعا کرنے والے کا قلق دُعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی ۔ بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے کہ لوگ دُعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دُعا کا کوئی بیّن فائدہ محسوس نہ کر کے خدائے تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابل رحم بنا لیتے ہیں ۔

بالآخر میں کہتا ہوں کہ خود دُعا کرو یا دُعا کراؤ ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو ۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے ۔ اس وقت دعا میں قبولیت ، نماز میں لذت پیدا ہو گی ۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء "

ملفوظات جلد نہم ص ۲۳ - ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ شہادت ۱۳۵۰ھ

تقویٰ کے بغیر کوئی نیکی نہیں

شاید بعض لوگ تقویٰ کے معنی صرف اسی قدر سمجھتے ہیں کہ انسان نماز و روزہ وغیرہ دوسرے اسلامی بنیادی اور عبادات کے متعلق اعمال بجا لائے تو وہ متقی ہو جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ ان اعمال کے بجالانے کے بغیر انسان متقی نہیں بن سکتا۔ مگر یہ اعمال بھی اسی وقت تک اسلامی کہلا سکتے ہیں جب ان کی بنیاد تقویٰ پہ ہو۔ ایک عمل خواہ وہ کتنا ہی بظاہر اسلامی کیوں نہ ہو جب تک اس کی بنیاد تقویٰ پہ نہ ہو تو اکثر وہ عمل بھی انسان کو اسفل سافلین میں لے جاتا ہے نماز روزہ حج زکوٰۃ قربانی وغیرہ اعمال بے شک ایک مسلمان کے اعمال ہیں اور ان کے بغیر کوئی انسان مسلمان نہیں کہلا سکتا لیکن حقیقی مسلمان انسان اس وقت بنتا ہے جب اس کا ہر عمل تقویٰ پہ قائم ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

الغرض کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی جس کی جڑ اتقا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو انسانوں کی ھدایت کے لئے اتارا ہے۔ لیکن ہر انسان کے لئے نہیں بلکہ صرف اس انسان کے لئے یہ ہدایت ہے جو تقویٰ کو پیش نظر رکھتا ہے

ھدی للمتقین

یعنی قرآن کریم متقیوں کی ہدایت کے لئے ہے جو متقی نہیں اس کے لئے قرآن کریم قطعاً ھدایت نہیں بلکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے بسا اوقات بظاہر نیک اعمال تقویٰ کے بغیر گمراہی بن جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص بڑا نمازی ہے وہ فرائض کے علاوہ نوافل بھی باقاعدگی سے پڑھتا ہے مگر فرض کیجئے وہ ایسا صرف دکھاوے کے لئے کرتا ہے۔ یا غرور نفس کے لئے ایسا کرتا ہے تو یقین جانیئے روزِ حساب وہ دوزخ کا ایندھن بننے سے نہیں بچ سکتا۔ اس کی نماز نماز نہیں بلکہ وبال ہے۔ اس کا روزہ روزہ نہیں بلکہ فسق و فجور ہے۔ وہ اس سے بھی بدتر ہے جو نماز روزہ جیسے اعمال بجا نہیں لاتا کیونکہ جو ایسے اعمال بجا نہیں لاتا وہ دنیا سے دھوکہ نہیں کرتا اور نہ وہ اپنے نفس کو مغرور کرتا ہے دراصل وہ ایک اچھے کام کو برائی کے لئے استعمال کرتا ہے اس کا حال ایسا ہی ہے جو طیب کھانے کتوں اور سؤروں کے آگے ڈال دیتا ہے۔

الغرض اسلام میں کوئی نیک عمل نیک عمل نہیں جب تک اس میں تقویٰ کی خوشبو نہ ہو۔ تکبر کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست نہیں
اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ
وہ اپنی پرستش کرتا ہے" (ملفوظات جلد دوم صفحہ)

اس سے واضح ہے کہ جو شخص اپنی عبادت پہ تکبر کرتا ہے یا اپنی خدمات پر تکبر کرتا ہے وہ دراصل اپنی پرستش کرتا ہے اور اس لئے اس کے اعمال اس کے منہ پر مارے جائیں گے۔ کیونکہ قطعاً غیر متقیانہ ہیں۔ حالانکہ نیک عمل وہی نیک عمل ہے جس کی جڑ تقویٰ پہ قائم ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے تقویٰ کے معنے ہیں
ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس
امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

حقیقت یہ ہے کہ انسانی اعمال کی روح تقویٰ ہے اور تقویٰ ہی سے اس کی شان اور عظمت پیدا ہوتی ہے۔ انسانیت تقویٰ ہی سے فروغ پاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تقویٰ کا مضمون باریک ہے اسی کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو۔ خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے ... جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی فرع ہیں۔ اصل تقویٰ ہے۔ اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو۔ بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو۔ جو متقی ہے اسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں ان میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے کسی کے تقویٰ کو اس کے ملہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہاموں کو اس کی حالت تقویٰ سے جانچو۔ اور اندازہ کرو سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے تقویٰ کے منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے سب کا مدعا یہی تھا کہ تقویٰ کا راہ سکھلائیں"

تو اس کا فضل و رحم و رضا پر بھی چھوڑ دے

یہ تو نہیں یقین دوا پہ بھی چھوڑ دے
کچھ تو خدا کے بندے خدا پر بھی چھوڑ دے

اس غم میں تو نہ جان کو اپنی ہلاک کر!
ایماں کی بات قدر و قضا پر بھی چھوڑ دے

بے شک دوائے دستِ اطبا میں ہے اثر
لیکن اثر کو دستِ دعا پر بھی چھوڑ دے

گردن کشی سے خاک ابو جہل کو ملا
حق عکرمہؓ کے فیضِ ھدیٰ پر بھی چھوڑ دے

تنویر فرض ہے ترا ابلاغ حق فقط
تو اس کا فضل و رحم رضا پر بھی چھوڑ دے

اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور دینی فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت ضروری ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں!

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و احسان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں

(سلطان احمد پیرکوٹی)

پھر فرمایا آپ کا حسن بے مثال ہے میں دنیا کی مخلوقات کی مثالیں دے کر بھی اس کی کیفیّت اور ماہیّت کو پوری طرح واضح نہیں کر سکا میں آپ کے حسن کی تعریف کرنے سے قاصر رہا ہوں آپ فرماتے ہیں۔

شرحِ خلقش کجا توانم کرد
حسنِ آں عاجز بیانم کرد
(درّ مکنون)

میں آپ کے اخلاق کی تشریح کیسے کر سکتا ہوں میں تو آپ کے حسن کو بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے منثور کلام میں فرماتے ہیں۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل و یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے تھے ...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امّی صادق مصدوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

"سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان روحانی حسن لیکر آئے جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ یعنی وہ نبی جناب الٰہی کے بہت نزدیک چلا گیا اور پھر مخلوق کی طرف جھکا اور اس طرح پر دونوں حقوق کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا اور دونوں قسم کا حسن روحانی ظاہر کیا اور دونوں قوسوں میں وتر کی طرح ہو گیا...... اسی حسن کو ناپاک طبع اور اندھے لوگوں نے نہ دیکھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ینظرون الیک وھم لا یبصرون یعنی تیری طرف وہ دیکھتے ہیں مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۲-۶۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن کی جو کیفیّت بیان کی یہ کوئی فلسفیانہ بیان نہیں بلکہ آپ نے اپنا مشاہدہ بھی بطور دلیل پیش کیا ہے فرماتے ہیں۔

رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا
غُلَامٌ حَدِيْثُ السِّنِّ
كَأَنِّيْ فِيْ بَيْتٍ لَطِيْفٍ نَظِيْفٍ
يُذْكَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ أَيْنَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارُوْا
إِلٰى حُجْرَةٍ قَدْ دَخَلْتُ
مَعَ الدَّاخِلِيْنَ فَبَشَّ
بِيْ حِيْنَ وَافَيْتُهُ وَ
حَيَّانِيْ بِأَحْسَنِ مَا
حَيَّيْتُهُ وَمَا أَنْسٰى حُسْنَهُ
وَجَمَالَهُ وَمَلَاحَتَهُ
وَتَحَنُّنَهُ إِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا
شَغَفَنِيْ حُبًّا وَجَذَبَنِيْ
بِوَجْهٍ حَسِيْنٍ۔ (آئینہ کمالات اسلام)

"میں نے اوائل ایام جوانی میں ایک رات (رؤیا) میں دیکھا کہ میں ایک عالی شان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور کہاں تشریف فرما ہیں؟ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضور کی خدمت میں پہنچا تو حضور بہت خوش ہوئے اور آپ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا آپ کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی شفقت و پُر محبّت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور وہ مجھے کبھی نہیں بھول سکتی آپ کی محبّت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپ کے حسین چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔"

اسی کتاب میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

كُنْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَكْتُبُ شَيْئًا فَنِمْتُ بَيْنَ ذٰلِكَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهُهُ كَالْبَدْرِ التَّامِّ كَأَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُعَانِقَنِيْ فَكَانَ مِنَ الْمُعَانِقِيْنَ وَرَأَيْتُ أَنَّ الْأَنْوَارَ قَدْ سَطَعَتْ مِنْ وَجْهِهِ

وَنَزَلَتْ عَلَيَّ كُنْتُ أَرَاهَا
كَالْأَنْوَارِ الْمَحْسُوْسَةِ
حَتّٰى أَيْقَنْتُ إِنِّيْ أُدْرِكُهَا
بِالْحِسِّ لَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ

ایک رات میں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثنا میں مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا اُس وقت میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کا چہرہ بدر تام کی طرح درخشاں تھا آپ میرے قریب ہوئے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ آپ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آپ نے مجھ سے معانقہ کیا اور میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ سے نور کی کرنیں نمودار ہوئیں اور میرے اندر داخل ہو گئیں میں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ میں انہیں روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اس کے ظاہری اور روحانی حسن کے علاوہ ہمارے لئے طمع و امید کے سامان بھی موجود ہیں؟ آپ بحر سخاوت ہیں۔ آپ کے احسان نہ صرف اپنے زمانہ کے لوگوں پر ہی نہیں بلکہ اس زمانہ کے لوگوں اور آئندہ آنے والوں پر بھی ہیں۔ آپ کی پیروی سے جہاں دنیا میں بلند و بالا مقام حاصل ہوگا وہاں آخرت میں تم بے مثال اور لاتعداد نعمتوں سے مالا مال کئے جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بود افزوں ترا از ہمہ بکرم
سر بسر فیض چوں ریاضِ ارم
در سخا و خلوص لاثانی
محو اندر رضائے سُبحانی
بود دریائے رحمت دادار
کس ندیدش بجود و فیض کنار
(درّ مکنون)

آپ کرم و سخاوت کے لحاظ سے سب سے فزوں تر تھے اور باغ ارم کی مانند سر بسر فیض ہی فیض تھے سخاوت اور خلوص میں آپ بے نظیر تھے اور خدا تعالےٰ کی رضا میں گم۔ آپ خدا تعالےٰ کی رحمت کے سمندر تھے آپ کی سخاوت اور فیض کا کنارہ کسی نے نہیں دیکھا۔

آنکہ در بذل و کرم بحرِ عظیم
آنکہ در لطفِ اتم یکتا دُرے
آنکہ در جود و سخا ابرِ بہار
آنکہ در فیض و عطا یک خاورے
آں رحیم و رحم حق را آیتے
آں کریم و جودِ حق را مظہرے
(براہین احمدیہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیکی اور بزرگی میں ایک بہت بڑا سمندر ہیں اور کمال لطف میں ایک نایاب موتی ہیں آپ بخشش اور سخاوت میں موسم بہار کا بادل ہیں اور فیض و عطا میں ایک سورج ہیں آپ رحیم ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک نشان ہیں آپ کریم ہیں اور خدا تعالےٰ کی بخشش کے مظہر ہیں۔

از پئے شاں کشید رنج و محن
بار اوشاں گرفت برگردن
(درّ مکنون)

آپ نے لوگوں کی خاطر مصائب جھیلے اور ان کا بوجھ اپنی گردن پر اٹھایا۔

ہر بہر ہست جود و احسانش
صد ہزاراں درود برجانش
(درِّ مکنون)

سب لوگ آپ کی سخاوت اور احسان سے بہرہ ور ہیں آپ کی جان پر لاکھوں درود ہوں۔

آپ کے آنے سے قبل مکہ فساد اور جنگ وجدل کا مقام تھا۔ اور مدینہ میں ہر سال سخت مہلک وبا پڑا کرتی تھی اور سینکڑوں ہزاروں لوگ ہر سال اس کی وجہ سے لقمہ اجل ہو جاتے تھے۔ آپ کی ذات والا صفات کی وجہ سے نہ صرف مکہ دارالامان بن گیا بلکہ مدینہ بھی آپ کی برکت کی وجہ سے اس خطرناک وبا سے بچ گیا۔ اور اب تک بچا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مکہ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف رکھتے تھے امن کی جگہ رہا اور پھر جب مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ کا اس وقت نام یثرب تھا جس کے معنے ہیں ہلاک کرنے والا یعنی اس میں سخت وبا پڑا کرتی تھی آپ نے داخل ہوتے ہی فرمایا کہ اب اس کے بعد اس شہر کا نام یثرب نہ ہوگا بلکہ اس کا نام مدینہ ہوگا یعنی تمدن اور آبادی کی جگہ اور فرمایا مجھے دکھایا گیا ہے کہ مدینہ کی وبا اس ... ہمیشہ کے لئے نکال دی گئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب تک مکہ اور مدینہ ہمیشہ طاعون سے پاک رہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء)

اس وقت کی دنیائے عرب پر آپ نے یہ احسان فرمایا کہ لوگوں کو اتھاہ گڑھوں سے اٹھا کر اس مقام پر پہنچا دیا جہاں انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ ملائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"حکم الٰہی سے زمین بدلائی گئی اور آواز دینے والے بابرکت کی طرف دل کھینچے گئے اور ہر ایک رشید اپنے قتل گاہ کی طرف صدق اور وفا سے نکل آیا اور انہوں نے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کوششیں کیں اور اپنی جانفشانی کی نذروں کو پورا کیا اور اس کے لئے یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دی کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں اور زمانہ کفر میں وہ لوگ تاریکی کے زندان میں قید تھے سو اسلام کے قبول کرنے نے ان کو منور کر دیا اور ان کی بدیوں کو نیکی کے ساتھ اور انسان کی شرارتوں کو بھلائی کے ساتھ بدل دیا اور ان کی شراب شب انگاہی کو رات کی نماز اور رات کی تضرعات کے ساتھ بدل ڈالا اور ان کی بامدادی شراب کو صبح کی نماز اور تسبیح اور استغفار کے ساتھ مبدّل کر دیا اور انہوں نے یقین کامل کے بعد اپنے مالوں اور جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہوں میں بخوشی خاطر خرچ کیا اور جب انہوں نے حق کو دیکھ لیا تو اپنی کوششوں کو ایمان کے چقماق سے آگ نکالنے میں کمال تک پہنچایا اور اپنی جانوں کو اس لئے کہ تا یقین کی تلوار کے جوہر کو خوب غور اور تامل کے ساتھ دیکھیں آزمائش میں ڈالا۔ پس یہی وہ امر ہے جس نے ان کو بہادر کر دیا اور ان کی کاردوں کو تیز کیا پھر ان کے ذکر کو بلند کیا اور ان کا انجام بخیر کیا اور یہ وہی جوانمردی ہے جس نے لوگوں کے دلوں میں ان کی فطرت کو محبوب بنایا اور اس کستوری کی خوشبو کی طرح جو پھیل جائے ان کی باطنی حقیقتوں کو دکھلایا اور یہی سبب ان کے دل کی دلیری اور زبان کی روانگی اور ایمان کی قوت اور بلندی معرفت کا ہے۔ اور اسی لئے انہوں نے اپنی جانوں کو محبت میں جلایا یہاں تک کہ ان کا کوئلہ راکھ کی طرح ہو گیا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں افروختہ ہو گیا اور اس کی راہوں کے لئے خوب تیاری کی اور مصیبتیں ان کے لئے سلامتی اور ٹھنڈک ہو گئیں اور گرمی اور آگ کی تیزی کو انہوں نے بھلا دیا اور جو شخص اس بات کو غور کی نظر سے دیکھے کہ انہوں نے اپنی پہلی چراگاہوں کو کیونکر چھوڑ دیا اور کیونکر وہ ہوا و ہوس کے جنگل کو کاٹ کر اپنے مولیٰ کو جا ملے تو ایسا شخص یقین سے جان لے گا کہ وہ تمام قوت قدسیہ محمدیہ کا اثر تھا وہ رسول جس کو خدا نے برگزیدہ کیا اور عنایات ازلیہ کے ساتھ اس کی طرف توجہ کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو سبب کہ صحابہ زمین کے نیچے سے کٹ گئے اور آسمان کی بلندی تک پہنچائے گئے اور درجہ بدرجہ برگزیدگی کے مقام تک منتقل کئے گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو چارپایوں کی مانند پایا کہ وہ توحید اور پرہیزگاری میں سے کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور نیکی بدی میں تمیز نہیں کر سکتے تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو انسانیت کے آداب سکھلائے اور تمدن اور بود و باش کی راہوں پر مفصل مطلع کیا اور ساں کے لئے پاکیزگی کے طریقوں اور دانتوں کو صاف کرنا اور مسواک کرنا اور خلال بعد طعام چاشت و طعام شب کرنا اور بول کر کے جلدی سے نہ اُٹھنا بلکہ بقیہ قطرات کو نکالنا تا کپڑا ناپاک نہ ہو اور تمام تر صفائی سے استنجا کرنا اور معاشرت اور تمدن اور کھانے پینے اور لباس اور علاج اور پرہیز اور اصول رعایت صحت اور اسباب وبا سے پرہیز کے قوانین ظاہر فرمائے اور تمام صورتوں میں اعتدال کی وصیت فرمائی پھر جب جسمانی آداب سے خوب پذیر ہو گئے تو جسمانی پاکیوں سے منتقل کر کے اخلاق فاضلہ روحانیہ اور خصائل ایمانیہ کی طرف کھینچا تا ان کے ذریعہ سے روحانی پاکیزگی حاصل ہو۔ پھر جب دیکھا کہ وہ لوگ نیک خصلتوں میں پختہ ہو گئے اور اچھے خلقوں کے صادر کرنے کا ان کو ملکہ ہو گیا پس ان کو قرب اور وصال کے سرادق کی طرف بلایا اور معارف الٰہیہ ان کو سکھلائے اور حضرت عزت اور جلال کی طرف ان کی باگیں پھیریں تا وہ قرب کے سبزہ گاہوں سے محبت کا سبزہ چگیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کو مقام قرب اور صدق حال میسر آوے۔"

(نجم الہدیٰ)

پھر فرماتے ہیں:۔

"عرب کا ملک اس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا کہ مشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے کونسی بدی تھی جو ان میں نہ تھی اور کونسا شرک تھا جو ان میں رائج نہ تھا چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا ان کا کام تھا اور ناحق کا خون کرنا ان کے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے۔ یتیم بچوں کو قتل کر کے ان کا مال کھا لیتے تھے لڑکیوں کو زندہ گور کرتے تھے۔ زنا کاری کے ساتھ فخر کرتے اور علانیہ اپنے قصیدوں میں ان گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے شراب خواری اس قوم میں اس کثرت سے تھی کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا اور قمار بازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے حیوانوں کی عار تھی اور سانپوں اور بھیڑیوں کی ننگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دکھ کو برداشت کیا۔ وہ انواع اقسام میں لتاڑے گئے اور قید کئے گئے اور بھوکے اور پیاسے رکھ کر ہلاکت تک پہنچائے گئے مگر انہوں نے ہر ایک مصیبت کے وقت آگے قدم رکھا۔"

(پیغام صلح)

اہل مکہ جنہوں نے تیرہ برس تک آپ کو انتہائی دکھ دئے کہ ان کے تصور سے بھی رونا آتا ہے آپ کے قتل کے منصوبے کئے گئے صحابہ کو شہید کیا اور مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا۔ ان لوگوں پر بھی حضور نے احسان کیا۔ فتح مکہ کے دوران جب یہ لوگ مجرم بن کر آپ کے سامنے پیش ہوئے اور آپ کو ایسا اقتدار حاصل تھا کہ آپ چاہتے تو ان سے انتقام لیتے اور انہیں قتل کر ڈالتے لیکن آپ نے انہیں معاف کر دیا۔

(باقی)

درخواست دعا

مکرم سید محمد یوسف صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

157

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ

قسط نمبر ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

مولوی صاحب ہر تقریب اور جلسہ پر یاد آجاتے ہیں ان کے سبب لوگوں کو فائدہ ہوتا تھا وہ بڑی زبردست تقریر کرنے والے تھے۔ میں نے مقابلہ کرکے خوب دیکھا ہے ان کے اندر محبت اور اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور بجز اس کے میں سمجھتا ہوں کہ اور کچھ تھا ہی نہیں اور اس حد تک تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ دوسروں میں وہ نہیں۔ میں ان سے بہت عرصہ سے واقف ہوں۔ اس وقت بھی میں نے انکو دیکھا تھا جب وہ نیچری تھے۔ اس وقت بیعت بھی کرلی تھی لیکن ابھی بعض اصول ان کے دل میں تھے چنانچہ مسیح کے بے پدر ہونے میں مجھ سے گفتگو بھی کیا کرتے تھے اور کئی بار کہا کرتے تھے کہ انکا کچھ فیصلہ کر دو مگر میں انہیں جواب دیا کرتا تھا کہ ہمارا یہی مذہب ہے کہ وہ بن باپ ہوئے اس کا زبردست ثبوت یہ ہے کہ یحییٰ اور عیسیٰ کا قصہ ایک ہی جگہ بیان کیا ہے۔ پہلے یحییٰ کا ذکر کیا جو بانجھ سے پیدا ہوئے دوسرا قصہ مسیح کا اس کے بعد بیان فرمایا جو اس سے ترقی پر ہونا چاہیئے اور وہ یہی ہے کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے اور یہی امر خارق عادت ہے۔ اگر بانجھ سے پیدا ہونے والے یحییٰ کے بعد باپ سے پیدا ہونے والے کا ذکر ہوتا تو اس میں خارق عادت کی کیا بات ہوتی؟ اور عیسائی جو ان کے بن باپ ہونے سے خدا بناتے ہیں اس کا دوسری جگہ جواب دے دیا ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم

اب اگر بن باپ ہونے والا خدا ہو سکتا ہے تو پھر جس کا ماں باپ دونوں نہ ہوں وہ تو بدرجہ اولیٰ خدا ہوگا مگر ان کو وہ خدا نہیں مانتے اور ایسا ہی یحییٰ میں بھی خدائی ماننی چاہیئے کیونکہ وہ بانجھ سے پیدا ہوئے تھے غرض اوائل میں اس قسم کی گفتگو ہوتی رہی تھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی معرفت زیادہ کی تو وہ یک دفعہ کہنے لگے آپ گواہ رہیں آج سے میں نے سب گفتگوئیں ترک کر دیں۔ اس کے بعد موت تک بجز تسلیم اور کچھ نہ ہوگا۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ اس دن کے بعد موت تک واقعی یہی حالت رہی کہ رضا اور تسلیم کے سوا کوئی اور بات تھی ہی نہیں میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں نے ان کے خطبات سنے ہیں وہ یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں بجز میرے حالات اور ذکر کے اور کچھ نہ ہوتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات میں نے سنا کہ بعض آدمی اس امر کو کسی حد تک پسند نہیں کرتے مگر وہ بجز اس کے اور کچھ کہنا چاہتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان کی بڑی بیوی نے رؤیا دیکھا تھا کہ مولوی صاحب کہتے تھے کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ میری محبت میں فنا ہو گئے تھے۔ اچھا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

(الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے کس قدر محبت تھی اس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں تشریف رکھا کرتے تھے لیکن جب مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم وفات پا گئے تو آپ نے مغرب کی نماز کے بعد بیٹھنا ترک کر دیا اور فرمایا اگر میں بیٹھوں گا تو مجھے یہ خیال آ کر کہ مولوی عبدالکریم صاحب فلاں جگہ بیٹھا کرتے تھے اور اب وہاں نظر نہیں آتے سخت تکلیف ہوگی۔ چنانچہ آپ نے مغرب کے بعد بیٹھنا ترک کر دیا۔"

(الفضل ۵ جون ۱۹۲۲ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت صاحب کو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے محبت تھی اور یہ ایسی محبت کا تقاضا تھا کہ آپ مولوی صاحب کی تکلیف کو نہ دیکھ سکتے تھے چنانچہ باہر مسجد میں کئی دفعہ فرماتے تھے کہ مولوی صاحب کی ہے مگر میں ان کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا چنانچہ آخر مولوی صاحب اسی مرض میں فوت ہو گئے۔ مگر حضرت صاحب ان کے پاس نہیں جا سکے بلکہ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنی رہائش کا کمرہ بھی بدل لیا تھا کیونکہ جس کمرہ میں آپ رہتے تھے وہ چونکہ مولوی صاحب کے مکان کے بالکل نیچے تھا اسی لئے وہاں مولوی صاحب کے کراہنے کی آواز پہنچ جاتی تھی جو آپ کو بے تاب کر دیتی تھی اور مولوی صاحب مرحوم چونکہ مرض کاربنکل میں مبتلا تھے اس لئے انکا بدن ڈاکٹروں کی چیر پھاڑ سے چھلنی ہو گیا تھا اور وہ اسی کے درد میں بیتاب ہو کر کراہتے تھے"

(سیرت المہدی جلد ۱ ص ۲۸۸)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب میں عشق کا رنگ تھا آجکل کے نوجوانوں کی طرح آپ میں محض فلسفیانہ رنگ نہ تھا آپ فرماتے ہیں:

(حضرت مولوی صاحبؓ) "گرمیوں کے دنوں میں مسجد اقصیٰ سے پانی منگواتے مٹی کے کچے لوٹے میں پانی لایا جاتا وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے بڑھ کر آگے آتے اور کہتے جب میرے لئے پانی آتا ہے تو میں آگے بڑھ کر اس کے اور قریب ہو جاتا ہوں اور پھر پانی لے کر بڑے زور سے کہتے الحمد للہ یہی وہ رنگ تھا جو ان کو فوقیت دیتا ہے ہم کو نوجوانی میں اس بات کا بڑا لطف آتا اور ہم بھی اسی طرح پانی پیتے اور الحمد للہ کہتے ایمان عشق سے پیدا ہوتا ہے۔ اس عشق سے جو سوز و گداز پیدا کرے اور ایک آگ لگا دے"

(الفضل ۲۴ جولائی ۱۹۲۲ء)

حضرت مولوی صاحب نے دین کی خاطر جو قربانی کی اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر قادیان میں دھونی رما بیٹھے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مولوی عبدالکریم صاحب [illegible] نہ کوئی آمد کا [illegible] نہ کہیں سے کسی فیس کی امید تھی نہ کوئی تنخواہ تھی اور نہ وظیفہ کسی طرف سے کسی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے اس وقت جتنے کام تمام محکمے کر رہے ہیں یہ سب وہ اکیلے کرتے تھے۔ حالانکہ گذارہ کی کوئی صورت نہ تھی اور یہ بھی وادی غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے والی بات ہے" (الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء)

ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فریضہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں جبکہ ایک ہی اہم اور مقدس فریضہ ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر انسانی دل میں پیدا کرنا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرے گا انشاء اللہ"

جملہ افراد جماعت کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کو دنیا کے بسنے والے تمام انسانوں کے دلوں میں قائم کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو کل ادیان پر غالب ہوتا دیکھ لیں۔ آمین۔ (وکیل المال اول)

خوشی کی تقاریب پر خانہ خدا کا حصہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے"

۲۔ اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں۔ تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں کئی مواقع خوشی کے پیدا ہوتے رہتے ہیں ایسے مواقع پر ہماری جماعت کے تمام مخلصین (مردوں۔ عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اپنے ہر خوشی کے موقعہ پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر کی جانے والی مساجد کے فنڈ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے اس کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف جدید ایک خاموش مگر مستحکم جہاد میں مصروف ہے

وقف جدید کی کارگزاری اندرون پاکستان تبلیغ اسلام اور تربیت اولاد کی عظیم ذمہ داریوں سے تعلق رکھتی ہے اور بظاہر ایک خاموش مگر درحقیقت انتہائی اہم ذمہ داری ہے۔ اس کی اہمیت کو وہی سمجھتے ہیں۔ جو نئی نسل میں تربیت کے عنصر کی اہمیت کے قائل ہیں پس آیئے۔ ہم ان معلمین کا ہاتھ بٹائیں جو اس خاموش مگر بنیادی جہاد میں مصروف ہیں۔ آپ وقف جدید میں جو کچھ بھی عطا فرمائیں گے وہ اس عمارت کی توسیع کے لئے نہایت اہم ہوگا۔

(ناظم مال وقف جدید)

ایثار کا خلق انسان کو خدا کا مظہر بناتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی ایک غرض یہ بتائی ہے کہ جماعت کے نوجوانوں کو ایثار پیشہ بنایا جائے۔ ان میں یہ روح پیدا کی جائے کہ وہ دوسروں کے فائدہ کو اپنے فائدہ پر مقدم کریں اور اپنی خداداد قوتوں کو بنی نوع انسان کے نفع کے لئے استعمال میں لادیں۔ جو شخص اپنے اندر ایثار کا خلق پیدا کر لیتا ہے وہ نہ صرف قوم کے لئے مفید وجود بن جاتا ہے۔ بلکہ خدا کا آئینہ بن جاتا ہے جس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے۔ وہ غنی ہے اور اس بات سے بے نیاز ہے کہ اسے کوئی فائدہ ہو۔ وہ جو بھی کام کرتا ہے مخلوق کے لئے کرتا ہے پس جس گھڑی بندہ کوئی ایسا کام کرتا ہے۔ جس کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں پہنچتا بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے تو اس گھڑی میں وہ خدا تعالیٰ کا آئینہ ہوتا ہے۔ جس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آرہا ہے۔

الفضل ۱۰ جون ۱۹۴۰ء

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جائیداد کے موصیوں کیلئے
ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوئی ہے اور ان کی جائیداد موجود ہے ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت (حصہ آمد و جائیداد) ادا ہونا ضروری ہے ۱۹۶۹ء کی مجلس مشاورت میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائیداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۳ / ۶۹-۵-۲ میں درج ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائیداد کے موصی کو اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائیداد کی قیمت بذریعہ ناظم صاحب جائیداد لگوا کر اسے سہ ماہی اقساط میں یعنی آٹھ سال چار ماہ میں ادا کرے۔ قیمت جائیداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی۔ بعد ازاں اقساط کی ادائیگی کی صورت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا مکمل ادا ہو جانے پر موصی کو اس بارہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائے گی کہ اس کا مقررہ حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔

اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے تو اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہوگا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے اور ان کے لئے ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہوگی

اس ریزولیوشن میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر زیر وصیت جائیداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز ادائیگی اقساط کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی۔ از روئے ریزولیوشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کی باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

تمام موصیان کو چاہیئے کہ وہ اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری خالہ غلام بی بی چھ سات ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصرہ سلطانہ بنتی محمد پور سمٹیالی)

۲۔ برادرم مرزا عبدالوہاب شوکت عازم لندن ہو گئے ہیں ان کے خیریت سے پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بیگم ڈاکٹر محمد حفیظ از پنڈی گھیپ)

۳۔ میرے عزیز مکرم محمد اسماعیل صاحب آف سرگودھا آج کل بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

(سید شاہ میر احمد اشرف)

۴۔ خاکسار بعض مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ تمام احباب جماعت سے اس بارہ میں دعا کی درخواست ہے۔

(مقبول احمد کالونی نہر داؤد خیل)

۵۔ میری نانی اماں دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ حواس قائم نہیں ہیں اور صحت بھی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

ناصرہ پروین دارالیمن غربی ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ اپنے کل بجٹ چندہ مجلس کا اور چندہ تعمیر ہال بھی وصول کریں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فی صدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

۱۹۲	مکرم ملک نصر اللہ خانصاحب مع اہل و عیال نیلہ گنبد لاہور	۵۰۰	روپے
۱۹۳	" میاں خالد مسعود صاحب ڈی ایس پی دہلی دروازہ "	۵۰۰	"
۱۹۴	" کیپٹن شریف احمد صاحب سول لائن "	۵۰۰	"
۱۹۵	" چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم بذریعہ اہلیہ صاحبہ سول لائن "	۷۰۰	"
۱۹۶	محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم " "	۶۰۰	"
۱۹۷	" امۃ الحمید بیگم صاحبہ محمود احمد خان صاحب "	۵۰۰	"
۱۹۸	مکرم محمود احمد خان صاحب میلارام پارک سول لائن "	۵۰۰	"
۱۹۹	" حاجی فضل محمد صاحب والد اہلیہ چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم "	۵۰۰	"
۲۰۰	" ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اہلیہ و بچگان سول لائن "	۵۰۰	"
۲۰۱	محترمہ جمیلہ اختر صاحبہ اہلیہ میاں عبدالوہاب صاحب مصری شاہ "	۵۰۰	"
۲۰۲	مکرم ملک مقصود احمد صاحب سلطان پورہ "	۵۰۰	"
۲۰۳	" چوہدری عبدالحمید صاحب مغل پورہ "	۵۰۱	"
۲۰۴	" چوہدری عبدالعزیز صاحب مغل پورہ "	۵۰۰	"
۲۰۵	" شیخ عبدالحق صاحب دارالذکر "	۵۰۰	"
۲۰۶	" ملک عبدالحمید صاحب عارف دارالذکر "	۵۰۰	"
۲۰۷	" ملک محمد لطیف صاحب معرفت عبدالغفور صاحب کوٹھی نمبر ۲۱ جہلم روڈ لاہور چھاؤنی	۱۰۰۰	"
۲۰۸	" ملک محمد انور صاحب دنیا منڈی صدر۔ لاہور چھاؤنی	۵۰۰	"
۲۰۹	" محمد ضیاء الحق صاحب آفیسرز کالونی " "	۵۰۰	"
۲۱۰	" میجر زین العابدین صاحب " "	۵۰۰	"
۲۱۱	" محمد مطیع اللہ صاحب بریکی روڈ لاہور چھاؤنی	۵۰۰	"
۲۱۲	" کیپٹن بشیر محمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰	"
۲۱۳	" چوہدری عزیز نصر اللہ خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰	"
۲۱۴	" " عبدالوحید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰	"
۲۱۵	محترمہ بیگم نسیم حسین صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰	"
۲۱۶	مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب " "	۵۰۰	"
۲۱۷	" میاں محمد احمد صاحب " "	۵۰۰	"
۲۱۸	منجانب میاں محمد یوسف صاحب " "	۵۰۰	"
۲۱۹	مکرم سردار سیف اللہ خان صاحب " "	۵۰۰	"
۲۲۰	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب وحدت کالونی "	۵۰۰	"
۲۲۱	" چوہدری قدرت اللہ صاحب " "	۵۰۰	"
۲۲۲	" چوہدری نور الدین صاحب رحمان پورہ "	۱۰۰۰	"
۲۲۳	" ثاقب زیروی صاحب مزنگ پرانی انارکلی "	۵۰۰	"
۲۶۸	" حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر	۵۰۰	"
۲۶۹	" چوہدری محمد شفیع صاحب ساہی ڈسکہ کلاں	۵۰۰	"
۲۷۰	" خواجہ اللہ دتہ صاحب سیالکوٹ شہر	۵۰۰	"
۲۷۱	" چوہدری عبدالخالق صاحب لدھیانوی اسلام آباد	۵۰۵	"
۲۷۲	" میاں عبدالرحمن صاحب گھڑی ساز جھنگ	۵۰۰	"
۲۷۳	" میاں شریف احمد صاحب "	۵۰۰	"
۲۷۴	" میاں رفیق احمد صاحب "	۵۰۰	"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

عہدیداران انصار اللہ سے گزارش

سال کا چوتھا حصہ گزر چکا ہے مگر ابھی تک مجالس کے ایک حصہ کی طرف سے بجٹ تشخیص ہو کر موصول نہیں ہوئی براہ کرم اس طرف فوری توجہ فرمادیں (قائد مال)

حب مقوی اعصاب

اعصاب کو طاقت دیتی ہیں فالج لقوہ۔ کسی اعضاء کا کمزور ہو جانا ہاتھ پاؤں کا سُن ہونا۔ اعصابی درد۔ جوڑوں کا درد اور سوء ہضم کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہیں۔ قیمت۔ چار روپے۔

المنار دواخانہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ ... ... اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے ... ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم باترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات منعقدہ ۱۹۷۰ء میں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال

سال ۱۹۷۰ء (۹ ھ ۱۳۴) میں منعقد ہونے والے سالانہ مرکزی امتحانات میں جن اطفال نے امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

ستارہ اطفال:
- اول عزیز سفیر الدین صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ۹۸/۱۰۰
- دوم مختار احمد صاحب صدیق ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ۹۶
- سوم: محمد غضنفر صاحب چھٹہ چک ۵۴۳/E.B ملتان ۹۳

ہلال اطفال:
- اول عزیز بشارت احمد صاحب جھنگ صدر ۹۶
- دوم: " افتخار احمد صاحب فیروز والہ گوجرانوالہ ۹۵
- سوم: حمید احمد صاحب لویری والا گوجرانوالہ ۹۴

قمر اطفال:
- اول: عزیز مبشر احمد صاحب سنجر چانگ ضلع حیدر آباد ۹۷
- دوم: فہیم احمد صاحب ملتان ۹۱
- سوم: محمد اکمل صاحب جھنگ صدر ۹۰

مبادر اطفال:
- اول: طارق احمد صاحب بٹ لیاقت آباد۔ کراچی ۹۴
- دوم عزیز جاوید انور صاحب چھٹہ موہلن کے (گوجرانوالہ) ۹۳
- سوم: عزیز عبدالواسع صاحب رحمان پورہ لاہور ۸۹

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا: میرے والد صاحب کو ایک ماہ سے آنکھ کی تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (ناصرہ سلطانہ محمد پور سٹھیالی)

آپ کے ذمہ لازمی چندہ جات۔ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ کی کوئی رقم واجب الادا تو نہیں

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوزخ کے عذاب کے متعلق ایک قرآنی اصل اور اس کی وضاحت

دوزخی اس عذاب سے خود نہیں نکل سکیں گے ہاں جب خدا چاہے گا تو انہیں نکال لے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرمایا اس دنیا میں تو تم خدا تعالیٰ کے شریک بناتے اور اس کے مثیل قرار دیتے ہو مگر وہاں جاکر تمہارا یہ حال ہوگا کہ تم واپس اس دنیا میں آنے کی خواہش کرو گے اور کہو گے کہ ہم تو خیال کرتے تھے کہ یہ معبود ہمارے کام آئیں گے مگر انہوں نے تو موقعہ پر آکر دھوکہ دے دیا۔ اس لئے ہمیں ایک بار پھر دنیا میں لوٹایا جائے تاکہ ہم بھی ان سے ایسا ہی بے وفائی کا سلوک کر سکیں۔ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ فرماتا ہے۔ ہم ان کے اعمال انہیں اس حال میں دکھائیں گے کہ وہ حسرات ہوں گے یعنی وہ اعمال انہیں حسرتیں ہی حسرتیں نظر آئیں گے اور وہ حسرتیں ایسی ہوں گی کہ جن کا وبال انہیں پر پڑے گا بعض حسرتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا غیروں پر اثر پڑتا ہے گو فرماتا ہے وہ ایسی حسرتیں ہوں گی جن کا اثر خود انہیں پر پڑے گا۔ دوسروں پر نہیں۔ اس جگہ حَسَرٰتٍ کو حال قرار دیا جائے تو رؤیت سے مراد رؤیت عینی ہوگی۔ اور اگر حَسَرٰتٍ کو مفعول قرار دیا جائے تو رؤیت قلبی مراد ہوگی اور معنے یہ ہوں گے کہ وہ خدا تعالیٰ سے کہیں گے کہ اگر ہمیں مبلغ بنا کر دنیا میں بھیج دیا جائے تو ہم وہاں جاکر شور برپا کریں گے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ سے یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے کہ دوزخی آگ سے نہیں نکالے جائیں گے۔ کیونکہ اس جگہ خدا تعالیٰ کے سلوک کا ذکر نہیں بلکہ ان کی اپنی کیفیت کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ خود اپنی ذاتی جدوجہد اور کوشش سے اس میں سے نکل نہیں سکیں گے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ہم کہیں بیمار ایک قدم بھی نہیں چل سکتا اور پھر اسے دوسرے دن ہسپتال لے جایا جائے تو کوئی شخص یہ نہیں کہے گا کہ کل تو تم نے یہ کہا تھا کہ بیمار ایک قدم بھی نہیں چل سکتا اور آج تم اسے ہسپتال داخل کرا آئے ہو۔ کیونکہ تمہارا یہ مطلب نہیں تھا کہ غیر بھی اسے وہاں نہیں لے جا سکتے۔ اسی طرح اس آیت میں جس چیز کی نفی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ خود دوزخ سے نہیں نکل سکیں گے۔ یعنی اگر وہ اپنے زور کے ساتھ نکلنا چاہیں گے تو نہیں نکل سکیں گے چنانچہ اس کی وضاحت قرآن کریم کی اس آیت سے بھی ہو جاتی ہے کہ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ (السجدہ ع۲) یعنی جب کبھی وہ دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو پھر اسی کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ اب دوزخ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ پس اس جگہ جس چیز کی نفی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ خود اس عذاب سے نہیں نکل سکیں گے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ خدا تعالیٰ بھی انہیں دوزخ سے نہیں نکالے گا اور انہیں دائمی عذاب میں مبتلا رکھے گا۔

دراصل اسلام میں بھی مومنوں اور کافروں میں بہت بڑا فرق رکھا گیا ہے مومنوں کے لئے تو جنت حق قرار دیا گیا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ (توبہ آیت ۱۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال اس وعدے کے ساتھ خرید لئے ہیں کہ ان کو جنت ملے گی گویا یہ ایک سودا ہے جو ان کا خدا تعالیٰ سے ہو چکا ... مگر کافروں کے لئے فرمایا کہ اگر وہ دوزخ کی تکالیف کو برداشت نہ کرتے ہوئے اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو نہیں نکل سکیں گے ... ... ہاں جب خدا تعالیٰ چاہے گا تو انہیں دوزخ سے نکال لے گا۔ جیسا کہ حدیثوں میں آتا ہے کہ جہنم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب کہ اس میں کوئی بھی نہیں رہے گا۔ اور ہوا اس کے دروازوں کو کھٹکھٹائے گی۔" کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۴۵

تفسیر سورۃ البقرہ
صفحہ ۳۲۹ و ۳۳۰

امراضِ قلب کی ریسرچ ٹیم ربوہ پہنچ چکی ہے

ان تمام احباب کے لئے جنہوں نے پہلے معائنہ کرایا تھا اب پھر معائنہ کرانا ضروری ہے

کراچی سے امراض قلب کی ریسرچ ٹیم ربوہ پہنچ چکی ہے اور ۲۴ اپریل ۱۹۷۱ء ہفتہ کے روز سے اس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ ٹیم ۲ مئی (بروز اتوار) تک ربوہ میں مقیم رہ کر یہاں کے ان تمام مقامی احباب کا جنہوں نے پہلے طبی معائنہ کرایا تھا۔ دوبارہ معائنہ کرے گی۔ اس دفعہ عام طبی معائنہ کے علاوہ ای۔ سی۔ جی کیا جائے گا۔ البتہ ہر فرد کے خون کا معائنہ نہیں ہوگا خون کا معائنہ صرف انہی افراد کا ہوگا جن کے متعلق ضروری سمجھا جائے گا کہ ان کے خون کا معائنہ بھی کیا جائے۔

ٹیم کے اوقاتِ کار روزانہ صبح ۷½ بجے سے ۱½ بجے بعد دوپہر تک اور ۴ بجے سہ پہر سے ۶½ بجے شام تک ہوں گے۔ جمعہ کے روز معائنہ صبح ۷½ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک اور ۴ بجے سہ پہر سے ۶½ بجے شام تک ہوگا۔

ان تمام احباب کے لئے جنہوں نے پہلے معائنہ کرایا تھا اب پھر معائنہ کرانا ضروری ہے اس لئے تمام ایسے احباب سے التماس ہے کہ اس عظیم سہولت سے فائدہ اٹھائیں اور مقررہ اوقات میں فضل عمر ہسپتال تشریف لا کر ضرور اپنا معائنہ کرائیں۔

نوٹ: اگر احباب اپنے سابقہ کارڈ ہمراہ لیتے آئیں تو یہ امر خود ان کے لئے بھی اور ڈاکٹر صاحبان کے لئے بھی خاص سہولت کا موجب ہوگا۔ (ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایم آر سی پی)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:-

جہاں تک مجھے علم ہے چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے۔ بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں کہ جب چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو تو یہ چندہ نہایت پرانے چندوں میں سے ہے ....

پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں بجائے پندرہ فی صدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں مگر دس فیصدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فی صدی دے سکتا ہو وہ بھی نہ دے جو شخص پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے۔ اس کا خدا کے پاس اجر ہے... لیکن وہ لوگ جو دس فی صدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی ضرور دیں" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

چندہ عام/حصہ آمد کی ادائیگی کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ بھی سو فیصد ادا فرمائیے۔

(ناظر بیت المال آمد)

درخواست دعا

مکرم چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر آف ساہیوال لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ حدیقہ)